© rasailojaraid.com

ادبیات

غزل

جناب الم مظفر نگری

دردکی ٹیس کو کچھ اور اُبھر جانے دے
دل سے ہر نشترِ غم تا بہ جگر جانے دے

منزلِ عشق اِدھر اور اُدھر دیر و حرم
دیکھئے جذبۂ توفیق کدھر جانے دے

کھولدے زلفِ گرہ گیر کو تو شانوں پر
نظمِ ہستی جو بکھرتا ہے بکھر جانے دے

رسمِ اُلفت کا تقاضا ہے یہ اے ضبطِ جنوں
تا بمژگاں تو کوئی لختِ جگر جانے دے

شمعِ محفل تو اُسے روک لے ممکن ہی نہیں
اپنی دھن میں کہیں جاتا ہی شرر جانے دے

وقت پینے کا ہے پی لیں گے مگر اے ساقی
شیشے کو بادۂ گلگوں سے نکھر جانے دے

صبر اتنا بھی تو کرتی نہیں موجِ دریا
کہ حبابوں کو ذرا اور اُبھر جانے دے

اللہ اللہ یہ قیامت میں قیامت کا ہجوم
کون اِس بھیڑ میں اب کسکو گذر جانے دے

بال آجائے نہ آئینۂ ہستی میں کہیں
چھوڑ نظارے کو اے جلوہ نگر جانے دے

ہے غنیمت مجھے بے بال و پری بھی صیاد
توڑنے ہیں تجھے پر توڑ مگر جانے دے

ہم نفس چوٹ نہ پڑ جائے کسی کے دل پر
یُوں نہ کر تذکرۂ عیب و ہنر جانے دے

خاکساری تجھے لازم ہے محبت میں الم
کوئی آپے سے گزرتا ہے گزر جانے دے

غزل

جناب فانی ۔ مراد آبادی
لائل پور

...دانہ جا رہا ہے ہوا پہ اُڑا ہوا
شاید کہ آج حقِ محبت ادا ہوا

...ے جانِ انتظار یہ کیا جانے کیا ہوا
تجھ سے گزر گیا ہوں تجھے ڈھونڈھتا ہوا

...اور بھی بھڑک اٹھی ہے میرے دل کی آگ
کچھ اور بھی اضافۂ سوزِ وفا ہوا

...ز سلام کرتے ہیں دیر و حرم اُسے
اپنے ہی نقشِ پا پہ رہا جو مٹا ہوا

...ی سمجھ سکے گا نہ اُس کی بلندیاں
جو سجدہ آستاں سے کہیں دُور ادا ہوا

فانی اُٹھا ہے کون یہ تذلیلِ عشق کو
کس نے کہا کہ "حسن شریکِ وفا ہوا"

© rasailojaraid.com